رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت سالانہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵

قیمت ششماہی اندرون ہند ۶/۸

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ/

نمبر ۷۸	مطابق یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲ر رجب ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مبارک صد مبارک

یہ خبر نہائت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کی جو حضور کے ماموں ہیں۔ بڑی صاحبزادی سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ تجویز ہُوا ہے۔ اور کل ۳۰ ستمبر بروز دوشنبہ بوقت صبح سات بجے مسجد اقصیٰ میں نکاح کا اعلان کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ہم اس تقریب سعید پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت میر صاحب کے خاندان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کے ذریعہ ان دینی مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہیں۔ امین ثم آمین

ایک احراری مولوی کا مباہلہ کے متعلق اعلان اور پھر فرار

چیلنج مباہلہ کے جواب میں "زعماء احرار" جو مذبوحی حرکات کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ آئے دن کسی نہ کسی بدزبان اور بدلگام کو قادیان میں اس لئے بھیج دیتے ہیں۔ کہ وہ گلی کوچوں میں بکواس کرتا ہوا یہ ظاہر کرے۔ کہ احرار مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ کل ۲۸ ستمبر ایسے ہی ایک شخص کے متعلق حسب ذیل سطور لکھ کر بورڈ بازار میں رکھ دیا گیا۔

"مولانا محمد قاسم صاحب شاہ جہان پوری آج تین بجے تک دفتر احرار قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ مرزا محمود احمد صاحب اگر مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ سے تعیین تاریخ کی گفتگو کریں۔ مرزا صاحب دفتر میں تشریف لے آئیں۔ یا مولانا صاحب کو اپنے مکان پر اپنے پاس بلالیں۔ مولانا صاحب ہر صورت میں تیار ہیں۔ مولانا صاحب رکن جمعیت العلماء ہند کی حیثیت سے تشریف لائے ہیں۔ مولانا کے ہمراہ پانچ سو قادیان کے مسلمان ہوں گے۔ انصاف پسند حضرات سے اپیل ہے کہ وہ مرزا صاحب کو انصاف کا واسطہ دیکر مباہلہ کے لئے تیار کریں"۔

یہ اعلان اگرچہ قابلِ اعتنا نہ تھا۔ کیونکہ ملا محمد قاسم کے پاس نہ تو احرار کی طرف سے پروانہ نیابت تھا۔ اور نہ جمعیت العلماء ہند کی طرف سے تاہم پبلک کی آگاہی کے لئے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور جن کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احرار کے ساتھ مباہلہ کے بارے میں ضروری امور طے کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ حسب ذیل اعلان کرایا:۔

"کسی نامعلوم شخص کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ وہ پانچ صد آدمیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے یہاں تیار ہیں مجھے علم نہیں کہ وہ صاحب کون ہیں۔ اور کس حیثیت سے وہ یہ دعوت دے رہے ہیں۔ اگر چودھری افضل حق مولوی داؤد غزنوی۔ مولوی مظہر علی۔ عطاء اللہ بخاری صاحبان کی طرف سے انہیں نیابت کا حق دیا گیا ہے۔ اور اس بارہ میں مجھے اطمینان دلا سکتے ہیں۔ تو یہ حسن اتفاق ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے سلسلہ جنبانی کے لئے میں یہاں موجود ہوں۔ میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر کوئی صاحب اس بارہ میں مجھے اطمینان دلا سکیں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔ میں خود حاضر ہو کر تفاصیل کے متعلق گفتگو کر لوں گا"۔

اس اعلان کے چسپاں ہونے کے بعد محمد قاسم صاحب بغیر زبان ہلائے ساڑھے تین بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر رفوچکر ہو گئے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مباہلہ کے متعلق ان کی آمادگی محض فریب اور دھوکہ ہے۔ ورنہ اگر وہ مباہلہ کی خاطر آئے تھے۔ اور قادیان کے پانچ سو اشخاص ان کے پاس مباہلہ کرنے کے لئے موجود تھے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ اتنی تو سارے غیر احمدیوں کی قادیان میں آبادی نہیں۔ کجا یہ کہ اتنے احرار کے ہم خیال ہوں۔ تو پھر ایک ذمہ دار شخص کی طرف سے جنہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے احرار سے مباہلہ کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے اپنی طرف سے مقرر فرما چکے ہیں۔ اعلان ہونے پر بھاگ جانے کا کیا مطلب؟

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ستمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پالم پور سے ۲۷ ستمبر بروز جمعہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ خود پڑھا۔ جس میں احرار کو مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہوا ہے۔ اس کی مزید توضیح فرمائی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں آج قادیان کے بہت سے اصحاب بیرونجات میں آٹھ آٹھ دس دس میل کے حلقہ کے اندر تبلیغ کے لئے گئے۔ تمام دفاتر سکول اور دو کانیں بند رہیں۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔

۲۸ ستمبر ملک مولا بخش صاحب نے اپنے لڑکے ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب مدعو تھے۔

دو تین روز سے مفتی فضل الرحمٰن صاحب شدید درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اہلیہ صاحبہ بنت حضرت مفتی محمد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ ستمبر سے ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	ضلع
۱	فضل صاحب	ضلع لائلپور
۲	نور حسین صاحب	ضلع راولپنڈی
۳	بڈھی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۴	رشید احمد صاحب	"
۵	دل محمد صاحب	"
۶	منظور احمد صاحب	"
۷	نواز احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸	ریاض احمد صاحب	"
۹	امتیاز احمد صاحب	"
۱۰	برکت علی صاحب	"
۱۱	نواب بی بی صاحبہ	ضلع ہوشیارپور

مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۳ میں شہادت صفائی

بٹالہ ۲۷ ستمبر۔ مقدمہ عبد السلام احراری بنام چودھری ظہور احمد صاحب وغیرہ کل میاں بدر محی الدین صاحب کی عدالت میں پیش ہوا۔ ملزمان کی طرف سے مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور پیروی کر رہے تھے۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے چودھری عبد الحمید صاحب بی۔ اے میاں قطب الدین صاحب اور میاں عبد الرحمٰن صاحب گواہان صفائی کی شہادتیں قلمبند ہوئیں۔ ملزمان کی درخواست پر عدالت نے ہیڈ کنسٹیبل قادیان کو معہ روزنامچہ ۲ مئی جس میں مستغیث نے ابتدائی رپورٹ درج کرائی تھی۔ بطور گواہ صفائی طلب کیا تھا مگر پولیس کی طرف سے روزنامچہ پیش کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس پر ملزمان نے اپنے وکیل کی معرفت پھر درخواست دی۔ کہ وہ ابتدائی رپورٹ ضرور پیش کرانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ان کی بریت ثابت ہوتی ہے۔ جسے عدالت نے نامنظور کرتے ہوئے شہادت صفائی ختم کر دی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملزمان اس فیصلہ کے متعلق نظر ثانی کرانا چاہتے ہیں۔ بحث کے لئے یکم اکتوبر تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

اخبار "جمہور" کی کذب بیانی

اخبار "جمہور" کی ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ایک خبر درج ہے۔ جس کا عنوان ہے "مولوی محمد رفیع الدین کی مساعی جمیلہ" اس میں غلام محمد صاحب خادم کے متعلق صریح کذب بیانی کی گئی ہے۔ کہ وہ بانی ہیں۔ اور علمائے اسلام کو گالیاں دیتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک عقائد کا تعلق ہے۔ ہمارا اور ان کے عقائد کا زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن جو اتہام خادم صاحب کی ذات پر لگائے گئے ہیں۔ وہ سرتاپا جھوٹ ہیں۔ اور ہم اہل محلہ اس کی پُرزور تردید کرتے ہیں۔ یہ شرارت کسی فتنہ پرداز کی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ ہمارے اور خادم صاحب کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں۔ اور محلہ داروں کو ان کے خلاف کسی قسم کی شکایت نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ رجب ۱۳۵۴ھ

مدیر "احسان" کا معہ عملۂ "احسان" مباہلے سے فرار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ چیلنج مباہلہ جو حضور نے احرار کے لیڈروں کو نام بنام مخاطب کرکے دیا۔ جب شائع ہوا۔ تو اخبار "احسان" کے مدیر و سر دبیر" نے حضرت امیر المومنین کا ذکر کرتے ہوئے ایک طرف تو یہ لکھا۔ کہ

"اس نے بڑی تحدی کے ساتھ مجلس احرار کے زعماء کو مخاطب کرکے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور یہ کہا۔ کہ دونوں طرف سے پانچ پانچ سو یا ایک ایک ہزار عالم کسی ایک مقام پر جمع ہو کر ایک دوسرے کے حق میں بد دعا کریں" (احسان ۱۲ ستمبر)

اور دوسری طرف خود بخود ہی زعماء احرار کا زعیم بن کر لکھ دیا۔

"مرزا محمود کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے ایسے دعاوی میں خاطی۔ مفتری کذاب یا دجال قرار دینے اور اسے دینی پیشوا ماننے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنے پر ہر مسلمان مرزائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ کیا مرزا بشیر اپنے باپ کی متذکرہ صدر تحریروں کو سامنے رکھ کر اس امر پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کو تیار ہے۔ کہ اس کا باپ اپنے ان تمام دعاوی میں سچا تھا اور اس نے اپنی تحریروں میں دجل و تلبیس سے کام نہیں لیا۔ اگر وہ اپنی پوری جماعت کے ساتھ ایسا کرنے کے لئے آمادہ ہے۔ تو اسے فی الفور اعلان کر دینا چاہیئے۔ احرار تو اس کے چیلنج کا جو جواب دیں گے۔ دیں گے۔ لیکن خدائے بزرگ و برتر کا ایک عاجز و ناتواں بندہ۔ اور حضرت ختمی مرتبت صلے اللہ علیہ وسلم (بابانا ہو و امہاتنا) کے غلاموں کا ایک ادنےٰ غلام مرزا بشیر سے اپنے سوال کا جواب لینا چاہتا ہے"

(احسان ۱۰ ستمبر)

نہ صرف ان سطور میں بلکہ اس سارے مضمون میں جس میں سے یہ لی گئی ہیں۔ کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس میں "مدیر احسان" نے خود مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہو۔ بلکہ اس نے صرف مؤکد بعذاب حلف کا مطالبہ کیا۔ اور ایک سوال پوچھا۔ ہم نے ۱۳ ستمبر کے الفضل میں جہاں اس کے سوال کا جواب عرض کر دیا۔ اور اپنے عقائد کی صداقت پر حضرت امیر المومنین کی مؤکد بعذاب حلف پیش کی۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ

"مدیر احسان کو بتانا یہ چاہیئے تھا۔ کہ وہ مباہلہ کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو کیوں۔ لیکن وہ اس طرف نہیں آیا"

اور مباہلہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ:- "اگر مسلمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خلاف احمدیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد آئیں اور مباہلہ کرلیں۔ جماعت احمدیہ اس کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے تیار ہے۔ اور اگر مدیر "احسان" بھی اپنے آپ کو انہی مسلمانوں میں سے سمجھتا ہے جو جماعت احمدیہ سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو وہ فوراً اپنے اخبار میں اعلان کردے۔ اور اگر مرد میدان ہے تو اپنے علماء اور مذہبی راہ نماؤں کو لے کر سامنے آئے۔ ورنہ سمجھا جائیگا۔ کہ یہ اس نے بڑ ہانک دی ہے جس میں حقیقت کا کوئی شائبہ نہیں"

اس پر چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ "مدیر احسان" اپنے علماء اور مذہبی راہ نماؤں کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لئے بالمقابل آتا۔ اور اپنے اس ادعا کا کچھ نہ کچھ ہی ثبوت پیش کرتا۔ کہ "ہر مسلمان مرزائیوں سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہے" مگر اس نے پنجاب کے گرزماروں کی طرح اپنا "گرز" گھماتے اور دانت پیستے ہوئے یہ بڑ ہانک دی۔ کہ

"اس فقیر حقیر کی کوشش یہ تھی۔ کہ مرزائی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو کر سچے اور سیدھے سادے مسلمان بن جائیں۔ لیکن وہ اپنی خطاؤں پر اصرار کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنے جھوٹ پر بضد قائم رہنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ اس عذاب موعود کے لئے جو ایسے خطا کاروں کے لئے کارخانۂ الٰہی میں مقدر ہو چکا ہے۔ جلد بازی کرنے لگے ہیں۔ اس لئے میں آج یہ اعلان کر دینے پر مجبور ہوں۔ کہ وہ اپنے امام کی معرفت اس خاکسار سے مباہلہ کرلیں۔ ان کا امیر اپنے اہل و عیال کو لے کر مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہونچ جائے۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو" (احسان ۱۶ ستمبر)

اس پر اول تو ہم نے "مدیر احسان" پر اس کی بیہودگی ظاہر کرتے ہوئے لکھا۔

"قطع نظر اس کے جو جماعت احمدیہ پر عذاب لانے کے لئے ہانکی گئی ہے۔ کہنا پڑتا ہے احسان قدر خود بشناس۔ کیا جماعت احمدیہ کو مباہلہ کا چیلنج دینے والے اور "عذاب موعود" سے ڈرانے والے میں اتنی بھی عقل و سمجھ باقی نہیں رہی۔ کہ وہ اپنی حیثیت اور پوزیشن پر غور کرکے دیکھ سکے۔ کہ ایک جماعت کے مقابلہ میں اسے اس قسم کا مطالبہ کرنے کا حق ہی کیا ہے۔ اور خود کس قدر لوگوں کا نمائندہ ہے۔ "مدیر و سر دبیر احسان" کیا ہے ایک ایسا ایڈیٹر ہے۔ جو پیٹ پالنے کی خاطر اس وقت تک کئی اخباروں میں مارا مارا پھر چکا ہے۔ اور اب تھوڑے عرصہ سے "احسان" کے دفتر میں ملازم رہ کر کام کر رہا ہے آج اگر مالک "احسان" کی مرضی اور منشا کے خلاف ایک لفظ بھی وہ زبان قلم سے نکالے۔ تو یہاں سے بھی اسے بوریا بستر اٹھا لینا پڑیگا۔ پھر اس کا یہ مطالبہ کرنا کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کی معرفت اس سے مباہلہ کرے۔ اور جماعت احمدیہ کا امام معہ اہل و عیال اس سے مباہلہ کرنے کے لئے پہنچ جائے۔ لغویت کی انتہا نہیں۔ تو اور کیا ہے" (الفضل ۲۰ ستمبر)

مگر ساتھ ہی بتا دیا۔ کہ "اگر زعمائے احرار مدیر احسان کو اپنا نمائندہ قرار دے دیں۔ اور یہ اعلان کر دیں۔ کہ وہ اس کے ساتھ شریک ہو کر مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ کے اسی قدر لوگ جس قدر احرار مباہلہ کرنے کے لئے جمع ہونگے۔ اپنے امام کے ساتھ مقررہ تاریخ پر کسی ایسے مقام پر پہونچ جائیں گے۔ جو باہمی گفت و شنید سے طے ہو"

جبکہ "مدیر احسان" کو بخوبی معلوم ہے۔ جیسا کہ اس نے لکھا بھی ہے۔ کہ مباہلہ کا چیلنج "زعماء احرار" کو دیا گیا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کا سب سے بڑا حامی۔ اور مددگار سمجھتا ہے۔ تو اس کے لئے زعماء احرار سے پروانۂ نیابت حاصل کر لینا کوئی بھی مشکل بات نہ تھی۔ اور احرار کو ایک ایسے "فقیر حقیر" کے ہوتے ہوئے اور کیا چاہیئے تھا جو جماعت احمدیہ پر "عذاب موعود" لانے کے لئے تلا بیٹھا تھا۔ اور جس کا پیمانہ غیظ و غضب اس قدر لبریز ہو چکا تھا۔ کہ اب اس کے لئے ایک لمحہ کا توقف بھی ممکن نہ تھا۔ وہ بصد فخر و ناز اسے اپنا زعیم بنا لیتے۔ لیکن تعجب ہے۔ نہ تو "مدیر احسان" نے احرار کو سایۂ عاطفت میں لینے کی کوشش کی اور نہ احرار نے اس کی طرف رجوع کیا۔

چونکہ ہمیں پہلے ہی معلوم تھا۔ کہ زعماء احرار اور "مدیر احسان" ایک دوسرے کے محرم راز ہونے کی وجہ سے کبھی مباہلہ کا پیالہ پینے کے لئے اکٹھے نہ ہوسکینگے۔ اس لئے ہم نے "مدیر احسان" کو اس کے پہلے وار میں مایوس نہ کرنے کے لئے یہ نہایت آسان۔ نہایت سہل اور نہایت معقول صورت پیش کر دی۔ کہ "مدیر احسان اگر سنجیدگی کے ساتھ مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو اپنے تمام عملہ کمیت میدان میں آئیں۔ ان کے مقابلہ میں مدیر الفضل اپنے تمام عملہ سمیت آنے کے لئے تیار ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے الفضل کی جماعت احمدیہ میں اس سے بہت زیادہ قدر و وقعت ہے۔ جس قدر دوسرے مسلمانوں میں احسان کی ہے۔ اس لئے مدیر احسان کے لئے اس قسم کا کوئی عذر پیش کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ اس سے مباہلہ کرنے والے اس کی شان کے شایان نہیں۔ پس اگر اس میں ہمت ہے تو آئے"

ہماری طرف سے یہ اعلان ہونے پر "مدیر احسان" کو سانپ سونگھ گیا۔ لیکن اچھی طرح جھنجوڑنے پر ۲۷ ستمبر کے "احسان" میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان "دعوت مباہلہ دے کر قادیانیوں کے امام کا ذلت آمیز فرار" ہی بتا رہا ہے کہ اس میں دیانت اور شرافت سے کس حد تک کام لیا گیا ہے۔ کیا مدیر احسان بتا سکتا ہے۔ کہ "قادیانیوں کے امام" نے کب اسے "دعوت مباہلہ" دی۔ اگر کبھی نہیں دی۔ تو "ذلت آمیز فرار" کا کیا مطلب۔ "مدیر احسان" کے شوق مباہلہ پر "مدیر الفضل" نے اپنے عملہ کی طرف سے اعلان کیا تھا۔ اور عملہ "احسان" کو مقابلہ پر طلب کیا تھا۔ کیا اسی کا نام فرار ہے۔ چونکہ "مدیر احسان" کی عقل و سمجھ پر تعصب و عداوت کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اس سے تو کچھ کہنا عبث ہے

قصیدہ "شاہ نعمت اللہ ولیؒ" کے متعلق

مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۶)

دَورِ او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

میں نے لکھا تھا۔ کہ اس شعر سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس قصیدہ میں احمد سے مراد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ آپ کا پسر آپ کا جانشین اور خلیفہ ہوا۔ مگر یا حسرۃً علی العباد حسرت صاحب واقعات سے آنکھیں بند کرکے کہتے ہیں:۔

"زمستان پنجیں یا بقول مرزا صاحب زمستان بے چمن والے شعر کے بعد مجمع الفصحاء اور تاریخ ادبیات ایران دونوں میں یہ شعر نقل کیا گیا ہے کہ "نائب مہدی آشکار شود۔ بلکہ من آشکار مے بینم" لیکن مرزا صاحب نے یہ شعر نقل نہیں کیا۔ اس خیانت کی وجہ ظاہر ہے۔ وہ تو اس قصیدہ کو اپنے دعویٰ مہدویت کے ثبوت میں پیش کرنا چاہتے تھے۔ یہ شعر نقل کر دیتے۔ تو سارا کھیل بگڑ جاتا۔ انہیں دعویٰ مہدویت کی بجائے دعویٰ نیابت مہدی پر اکتفا کرنا پڑتا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ شعر لکھا ہے:۔

دَورِ او چوں شود تمام بکام۔ پسرش یادگار مے بینم

اس شعر نے مرزا صاحب کی خیانت بالکل ظاہر کر دی۔ پسرش میں شین کی ضمیر نائب مہدی کی طرف راجع ہے۔"

کھلا ہوا افترا

ان سطور میں حسرت صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام پر خیانت کا الزام لگانا کھلا ہوا افترا اور سراسر بددیانتی ہے۔ کیونکہ اربعین کا قصیدہ جو مولوی محمد جعفر تھانیسری نے بھی اپنے رسالہ تائید آسمانی میں درج کیا ہے۔ اس میں "نائب مہدی آشکار شود" والا شعر نہیں ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کیونکہ ظہور مہدی سے قبل ایک نائب مہدی کا ہونا اور ان صفات عالیہ سے متصف ہونا جو قصیدہ میں بیان کی گئی ہیں۔ لایعنی بات ہے۔ ایسے نائب مہدی کی احادیث میں قطعاً کوئی خبر نہیں۔ کہ اس کے بعد اس کا جانشین اس کا بیٹا ہوگا۔ ہاں مسیح موعود کے لئے یہ پیشگوئی ہے۔ کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی وہ شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی۔ جس میں بزبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "پسرش یادگار مے بینم" کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود اور مہدی ایک ہی ذات کے دو لقب ہیں۔ جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے۔ لا المہدی الا عیسیٰ بن مریم۔

پس یہ بات صاف ہوگئی کہ شاہ نعمت اللہ صاحب ولی کے اس کشف میں صرف مہدی موعود کے پسر کی طرف اشارہ ہے۔ کسی نائب مہدی کا ذکر نہیں ہے۔ چونکہ مجمع الفصحاء کا مرتب اور مولف ایک شیعہ ہے۔ اس لئے بالکل ممکن ہے۔ کہ اس نے شیعوں کی کسی روایت کی بناء پر جس میں نائب مہدی کا ذکر ہو۔ یہ شعر زائد کر دیا ہو۔ کیونکہ شیعوں کا عقیدہ ہے۔ کہ امام محمد غائب جو امام مہدی ہیں۔ ان کا ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی نائب رہتا ہے۔ اس شعر کے زائد ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ خود حسرت صاحب اس قصیدہ میں کمی و بیشی ہونے کا اقرار کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔ "ابتداء میں اس قصیدہ کے چند اشعار تھے جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ ان میں اضافہ ہوتا گیا۔ اس خیال کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے۔ کہ مجمع الفصحاء میں اس قصیدہ کے ۴۲ اشعار ہیں براؤن کے زمانہ میں ان کی تعداد ۵۰ تک جا پہنچی اور ہندوستان میں اس کے جو نسخے موجود ہیں۔ ان میں سو سو شعر ہیں"۔

مولوی فیروز الدین اپنے رسالہ ظہور مہدی کے صہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ "اس قصیدہ کے ستاون شعر ہیں۔ حالانکہ مجمع الفصحاء مصنفہ رضا قلی خاں میں صرف ۵۰ شعر ہیں۔ پھر ایک نسخہ میں بیالیس ۴۲ شعر ہی لئے گئے ہیں۔ لیکن ان بیالیس میں کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو ۵۰ میں نہیں آئے۔ اور کہیں کہیں بعض الفاظ میں تغیر و تبدل بھی ہے

پروفیسر براؤن نے جو نقل حضرت کے مجاوروں کے ایک قدیم نسخہ سے مہیا کی۔ اس میں ۵۲ شعر تھے۔ لیکن ان میں وہ دو شعر موجود نہ تھے۔ جو مجمع الفصحاء میں درج ہیں۔ خواجہ (عبد الغنی) صاحب نے ندوۃ العلماء والے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ تو ان کے شعر ۵۵ نظر آئے۔ جس میں پروفیسر صاحب کے قصیدہ کے ۲ شعر زائد تھے۔ اور سات اور موجود تھے۔"

قصیدہ کی ترتیب کے لحاظ سے جو استدلال حسرت صاحب نے کیا ہے وہ بھی درست نہیں کیونکہ ان کے نزدیک اس قصیدہ کی ترتیب ہی محفوظ نہیں ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "اشعار کی ترتیب میں بھی بہت اختلاف ہے۔"

پس پروفیسر براؤن کے نسخہ کے مطابق حسرت صاحب کا "تا چہل سال اے برادر من" کو نائب مہدی کے پسر سے متعلق کرنا غلط ہے کیونکہ خواجہ عبد الغنی صاحب رئیس شملہ جو بقول حسرت صاحب زبان فارسی کے مسلمہ فاضل ہیں۔ ان کے نسخہ کی ترتیب کے مطابق یہ چھیالیسواں شعر ہے۔ اور امام مہدی کے متعلق ہے۔ اور چونکہ مہدی کے چالیس سالہ قیام کا ذکر احادیث میں بھی پایا جاتا ہے۔ لہذا یہ شعر امام مہدی کے متعلق ہی ہے۔ نائب مہدی کا ذکر نہیں۔ ہاں اگر سید احمد صاحب بریلوی مجدد تیرھویں صدی کو امام مہدی کے ظہور سے قبل نائب مہدی قرار دیا جائے۔ تو اس میں کوئی مستنکر بات نہیں۔ مگر "پسرش یادگار مے بینم" بہر حال مسیح و مہدی سے متعلق سمجھا جائے گا۔ اول اس لئے کہ حدیث میں پسر مہدی و مسیح کے یادگار ہونے کا صاف اشارہ موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یولد لہ (حدیث) دوسرے اس لئے کہ اربعین کے قصیدہ میں نائب مہدی کا کوئی ذکر نہیں۔

دنیا میں امام مہدی کتنے سال ٹھہرینگے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح متعلقہ شعر "تا چہل سال اے برادر من" پر حسرت صاحب نے جو اعتراض کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی عمر بعد از دعوئے ماموریت چالیس سال بتائی ہے لیکن حقیقت میں آپ نے ۶۹ سال عمر پائی۔ اور اس لحاظ سے آپ کی کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔ اور عمر والا الہام کہ ۸۰ برس کے قریب ہوگی۔ غلط ثابت ہوا۔" اس کے جواب میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں لکھا ہے۔ کہ عمر کا صحیح اندازہ تو خدا ہی کو معلوم ہے۔ لیکن اندازاً اب میری عمر ۷۰ برس کے قریب ہے۔ اس اندازہ کے مطابق حضور کی کل عمر ۷۵ سال بحساب قمری ہوتی ہے۔ جو الہام کے عین مطابق ہے۔ اسی طرح اعجاز احمدی صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "آتھم کی عمر میری عمر کے برابر تھی قریب ۶۴ سال کے" اور آتھم ۱۸۹۶ء میں مرا ہے۔ اس لحاظ سے حضور کی عمر ۷۶ سال بنتی ہے۔ اور یہ اندازہ بھی الہام کے عین مطابق ہے۔ حقیقۃ الوحی صہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں۔ "یہ عجیب امر ہے۔ اور میں اسکو خدا تعالیٰ کا ایک نشان سمجھتا ہوں۔ کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ و مخاطبہ پا چکا تھا۔" اور تریاق القلوب صہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "جب میری عمر چالیس برس تک پہونچی تو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔" ان حوالجات سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۲۹۰ھ میں حضور کی عمر کم از کم ۴۰ سال کی تھی۔ اور سنہ ۱۳۲۶ھ میں حضور کا وصال ہوا تو کل عمر حضور کی ۷۶ سال ہوئی۔ اور الہام الٰہی کہ ۸۰ برس کے قریب عمر ہوگی۔ صحیح ثابت ہوا۔ یہ نشان آسمانی ہیں حضور نے شاہ نعمت اللہ ولی کے اس شعر کی تشریح میں ایک خاص قسم کی دعوت مراد لے کر چالیس سال تک اسکا زندہ رہنا بیان فرمایا ہے۔ لیکن چونکہ پیشگوئی کی اصل حقیقت بعد از وقوع معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ اکثر تو یہی ہوتا ہے۔ کہ پیشگوئی ابہام و استعارات سے پُر ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اگر ایسا نہ ہو تو ایمان بالغیب جو ہر نبی کے ساتھ لازمی ہے نصیب حاصل ہوا اور شقی و سعید کا امتحان نہیں ہو سکتا۔ پس اپنی عمر کے متعلق حضور کا یہ فرمانا کہ اصل اندازہ خدا ہی کو معلوم ہے۔ بالکل صحیح ہے کیونکہ حضور کی تاریخ ولادت محفوظ نہ تھی جیسا کہ پنجاب میں عام رواج ہے۔ اور یہ امر قابل اعتراض نہیں۔ ہزارہا اہل اللہ ایسے گذرے ہیں جنکی تاریخ ولادت کا کچھ پتہ نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جن کے مثیل ہونے کا حضور کو دعویٰ ہے۔ انکی تاریخ پیدائش بھی محفوظ نہ تھی۔ ہاں یہ اعتراض اس صورت میں صحیح ہو سکتا جبکہ الہام الٰہی سے مشرف ہونیکے بعد کسی صورت میں ۴۰ سال آپ زندہ نہ رہتے۔ لیکن براہین احمدیہ ہی سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہونیکے بعد پورے ۴۰ سال زندہ رہے

چنانچہ براہین احمدیہ صفہ ۵۲۰ پر آپ کا یہ الہام درج ہے۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ یہ الہام سنہ ۱۸۶۸ء یا سنہ ۱۸۶۹ء میں ہوا۔ اور یہ ایک رنگ میں حضورؑ کے تمام دعاوی پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے دعویٰ الہام کے بعد حضورؑ پورے ۴۰ سال زندہ رہے۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۸ء میں حضورؑ کی وفات ہوئی ہے۔ پس شاہ نعمت اللہ ولی کا یہ شعر ؎

"تا چہل سال اے برادرِ من
دورِ آں شہسوار مے بینم"

آپ پر بالکل راست آیا۔

مہدی کے قیام کے متعلق اختلاف

احادیث میں مہدی کی مدتِ قیام کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں۔ ایک روایت میں ۷ سال ہے۔ اور یہی مدت صحیح مسلم میں مسیح موعود کی بیان کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ۱۹ سال چند ماہ۔ ایک میں ۲۴ سال۔ ایک میں ۳۰ سال اور ایک روایت میں ۴۰ سال بیان ہوئی ہے۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور الہامات سے مشرف ہونے کے اوقات و سنین کو مدنظر رکھا جائے تو یہ تمام مدتیں حضورؑ کی زندگی پر منطبق ہو جاتی ہیں۔ ۴۰ سال کے متعلق تو میں بیان کر چکا ہوں۔ دوسرے سنین کے متعلق یہ گزارش ہے۔ کہ آپ کے مجدد ہونے کے دعوے کی مدت ۲۴ سال ہے۔ اور کثرتِ الہامات کی مدت کو لیا جائے۔ تو ۳۰ سال اور مسیحیت و مہدویت کے دعوے کی مدت ۱۹ سال بنتی ہے۔ اور جب آپ کو صریح طور پر نبی کا خطاب منجانب اللہ دیا گیا۔ اور حضورؑ نے اپنی تحریرات میں بکثرت اپنے لئے نبی و رسول کے الفاظ استعمال فرمائے تو سات سال بنتے ہیں۔ یہ سب مدتیں قیام مہدی کی احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ اور ان تمام مدتوں کا حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بتائید الٰہی متحقق ہو جانا۔ حضورؑ کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہے۔ اور اہلِ بصیرت کے لئے ایک نشان ہے کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی

حضورؑ کا یہ دعوےٰ روایات و آثار کے بالکل مطابق ہے۔ چنانچہ حجج الکرامہ کے صفہ ۳۹۵ پر یہ روایت درج ہے "ابونصر از ابوعبداللہ جعفر صادق آوردہ۔ کہ بیرون نیاید مہدی مگر در سالہائے طاق۔ سال یکم یا سوم یا پنجم یا ہفتم۔ یا نہم گو یا عشرہ اولیٰ را اول یا آخر شمردہ اند" کہ مہدی طاق سالوں میں دعوےٰ کریگا۔ چنانچہ اُس کے عین مطابق حضورؑ نے مسیح و مہدی ہونے کا دعوےٰ سنہ ۱۳۰۷ ہجری میں کیا۔ فالحمدللہ۔

اشعار میں ہندوستان کا ذکر

؎ سکّۂ نو زنند بر رُخ زر
درہمش کم عیار مے بینم

"یعنی ہندوستان کی پہلی بادشاہت جاتی رہیگی اور نیا سکہ چلیگا۔ جو کم عیار ہوگا۔ اور یہ سب کچھ تیرھویں صدی میں سلسلہ وار ظہور میں آئیگا"۔

؎ جنگ و آشوب فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم

"یعنی ہندوستان کے درمیان میں۔ اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اٹھینگے"۔

اشعار کی مندرجہ بالا تشریح پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ چراغ حسن حسرت صاحب بہت چراغ پا ہوئے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ان اشعار میں ہندوستان کا کہیں نام نہیں۔ لیکن میرزا صاحب نے خواہ مخواہ ہندوستان کا ذکر کر دیا"۔

"صاف تشریح کر دی گئی ہے۔ کہ ان اشعار کا تعلق کن ملکوں سے ہے۔ ؎

در خراسان مصر و شام و عراق
فتنہ و کارزار مے بینم

"البتہ ایک مقام پر ہندوستان کے باشندوں کا ذکر آیا ہے۔ لیکن کس طرح ؎

حالِ ہندو خراب مے یابم
جور ترک و تتار مے بینم"

لیکن یہ شعر صرف براؤن کے ہاں ملتا ہے رضا قلی ہدایت نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا اور مرزا صاحب کے ہاں بھی کہیں موجود نہیں"۔

کسی نے سچ کہا ہے ؎

آں کس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہلِ مرکب ابدالدہر بماند

یہی حال بیچارے حسرت صاحب کا ہے ان کا یہ دعوےٰ کہ آخری شعر صرف براؤن کے ہاں ملتا ہے۔ بالکل غلط اور صاف جھوٹ ہے۔ کیونکہ ان کے مسلّمہ فاضل خواجہ عبدالغنی صاحب شملوی کے نسخہ کا چوبیسواں شعر اور اربعین کے قصیدہ کا انتیسواں شعر یہی ہے پھر ان اشعار کا ہندوستان سے متعلق ہونا صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے نہیں لکھا۔ بلکہ سید احمد صاحب مجدد بریلوی کے مریدوں نے بھی لکھا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد جعفر تھانیسری شعر ۲۶ کی تشریح یوں کرتے ہیں:۔

"یہاں کسی نئی عملداری کا ذکر ہے۔ غالباً سرکار انگریزی کی عملداری مراد ہوگی۔ جو بعد شروع ہونے تیرھویں صدی ہجری کے اس ملک میں ہوئی ہے"۔

اور شعر ؎

بعض اشجار بوستانِ جہاں
بے بہار و ثمار مے بینم

کی تشریح میں لکھتے ہیں:- "یہاں ہندوستان کی قحط سالیوں کا بیان ہے"۔

اس میں شک نہیں۔ کہ قصیدہ میں خراسان مصر و شام و عراق وغیرہ ممالک میں فتنوں اور جنگوں کی خبر دی گئی ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ان اشعار میں بھی یہی ممالک مراد ہیں۔ کیونکہ اگر مذکورہ ممالک مراد لئے جائیں۔ تو "درمیان و کنار" کا تعلق کس ملک سے ہوگا؟ نیز شام و عراق و خراسان میں تیرھویں صدی میں کسی بیرونی حکومت کا نیا سکہ جاری نہیں ہوا۔ اس لئے اگر ہندوستان مراد نہ لیا جائے۔ تو کشف غلط ماننا پڑتا ہے تیسرے یہ قصیدہ نعمت اللہ ولی ہندوستانی کا ہے۔ اس لئے اصل مقصود بالذکر اشعار مندرجہ بالا میں ہندوستان ہی ہے۔ چوتھے یہ کشف درست بھی اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ ان اشعار میں ہندوستان مراد ہو۔ کیونکہ احادیث صحیحہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود جو امام مہدی ہے۔ (جیسا کہ مسند امام احمد بن حنبل

اور ابن ماجہ کی حدیث میں مسیح موعود کے متعلق اماماً مہدیاً آیا ہے) اس کے ظہور کی جگہ ہندوستان ہوگی۔ اور اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسیح موعود دمشق کے مشرقی جانب نازل ہونگے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ بیت المقدس میں اتریں گے۔ (ابن ماجہ) اور اسی کے متعلق حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کو اس لئے ترجیح دی ہے کہ دوسری روایات اس کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق میں واقع ہے اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری نے بھی امام سیوطی رح کی اسی بنا پر تائید کی ہے۔ لیکن حافظ ابن کثیر کہتے ہیں۔ کہ دمشقی حدیث ہی زیادہ مشہور ہے۔ ان ائمہ کے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دمشق کے شرقی جانب نزول سے مراد کوئی ایسی جگہ تھی۔ جو دمشق سے مشرق میں ہو۔ خاص دمشق میں اترنا مراد نہیں اور یہی بات درست ہے کہ مسیح موعود ایسے مقام سے ظاہر ہونگے۔ جو دمشق سے مشرق میں واقع ہوگا۔ لیکن پہلے علماء نے جو تطبیق دی تھی۔ وہ غلط ہے کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق میں نہیں۔ بلکہ جنوب مغرب میں واقع ہے۔ ہاں قادیان دمشق سے عین مشرق میں ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقامِ خروج مشرق بیان فرمایا واومأ بیدہ الی المشرق (مسلم) یعنی اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔ اور چونکہ مسیح موعود کا نزول دجال کے مقابلہ کے لئے ہوگا۔ اس لئے بدلالت التزامی یہ ثابت ہوا کہ مسیح موعود کا ظہور بھی حجاز سے مشرق میں ہوگا۔ پس پہلی حدیث کی بنا پر مسیح موعود کی جائے ظہور دمشق سے مشرق میں قرار دی گئی ہے اور اس حدیث کی رو سے بدلالت التزامی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ظہور حجاز سے مشرق میں ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر مسیح موعود کا مقام نزول دمشق لیا جائے۔ تو وہ حجاز سے مشرق کی طرف نہیں۔ بلکہ شمال میں واقع ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کی رو سے اس کا ظہور ایسے مقام سے ہونا چاہیئے۔ جو حجاز سے بھی مشرق میں ہو۔ اور دمشق سے بھی مشرق میں اور وہ مقام پنجاب ہے۔ جہاں مسیح موعود اور مہدی کا ظہور ہوا۔ نیز مسیح موعود

مکتوب جاپان بذریعہ ہوائی ڈاک

حکومتِ جاپان کے اہم سیاسی حالات

نامہ نگار الفضل کے قلم سے

فرض شناسی کی اعلیٰ مثال

کوبے ۵ ستمبر۔ ڈویژنل کمانڈرز اور دوسرے کمانڈنگ افسران کی جو کانفرنس وزیر جنگ نے منعقد کی تھی۔ اس کے اختتام پر تمام کمانڈرز اپنی اپنی جگہوں پر واپس چلے گئے۔ اور ان ہدایات کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہو گئے۔ جو ان کو دوران کانفرنس میں ملی تھیں۔ ممکن ہے بعض لوگوں کا خیال ہو۔ کہ اب یہ قصہ ختم ہو گیا ہے۔ مگر آج کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ وزیر جنگ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور استعفیٰ انہوں نے اس خیال کی بناء پر دیا ہے۔ کہ جنرل ناگاٹا کے قتل کی ذمہ داری دراصل ان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اگر وہ اپنے فرائض پوری قابلیت کے ساتھ ادا کرتے۔ تو ممکن نہ تھا کہ اس قسم کا واقعہ رونما ہوتا۔

جنرل ہیاشی کے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جانے کے امکانات پر جب یہ قتل ہوا اسی وقت اخبارات میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئی تھیں مگر کبھی کچھ کہا جاتا۔ کبھی کچھ۔ اور پورے وثوق کے ساتھ کسی کو معلوم نہ تھا۔ کہ وزیر جنگ استعفیٰ دے دیں گے۔ جنرل ہیاشی کے اپنے بعض فقرات سے جو انہوں نے واقعہ قتل کے بعد مختلف موقعوں پر کہے یہ پتہ لگتا تھا۔ کہ وہ نہایت گہرا غور اس بارہ میں کر رہے ہیں۔ کہ اس واقعہ کے سلسلہ میں جو ذمہ داری ان پر آتی ہے اس کی حدود کیا ہیں۔ اور گو یہ حالات سب کو معلوم تھے۔ مگر باایں ہمہ بہت لوگوں کو یہ خبر پڑھ کر حیرت ہوئی ہوگی۔ کہ وزیر جنگ مستعفی ہو گئے ہیں۔ کیونکہ عام طور پر یہ خیال نہ کیا جاتا تھا۔ کہ وہ اپنی ذاتی ذمہ داری اس حد تک قرار دینگے کہ اس کی وجہ سے عہدہ سے الگ ہو جائینگے در حقیقت بات یہ ہے۔ کہ جس رنگ میں جنرل ہیاشی نے اس واقعہ کے متعلق اپنی ذاتی ذمہ داری کو محسوس کیا ہے۔ اور اس احساس کا جس رنگ میں اظہار کیا ہے۔ وہ اس عجیب قلبی کیفیت کا نتیجہ ہے۔ جو ایسے معاملات میں جاپانی سامورائی دل کی ہوتی ہے۔ (سامورائی جاپانیوں کے اس طبقہ کا نام تھا۔ جس کی زندگی جاپان میں موجودہ دور شروع ہونے سے پہلے سپاہیانہ مشاغل میں گذرتی تھی) جاپانیوں میں قومی فرض شناسی کا مادہ غایت درجہ بڑھا ہوا ہے۔ جنرل نوگی روس اور جاپان کی جنگ کے زمانہ میں جاپان کا سپہ سالار تھا۔ جب وہ کامیاب و کامران اپنے وطن کو لوٹا۔ تو اس کا دل افسردہ تھا۔ کیونکہ اس جنگ میں جاپان کا جانی نقصان بہت ہوا تھا۔ جنرل نوگی کو تکلیف اس وجہ سے تھی۔ کہ اگر اس سے زیادہ قابلیت سے اپنے فرائض ادا کئے ہوتے۔ تو جاپان کے اس قدر سپاہی نہ مارے جاتے۔ یہ افسردگی معمولی یا وقتی نہیں تھی بلکہ مرتے دم تک اس کے قلب میں موجود رہی۔ جنرل ہیاشی کا اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جانا بھی اسی قسم کا فعل ہے۔ دوسرے ملکوں میں اس قسم کے استعفیٰ سے یہ نتیجہ نکالنا عام طور پر درست ہوتا ہے۔ کہ ملک اور قوم نے مستعفی ہونے والے وزیر یا افسر کو غلطی پر پا کر اس کے لئے مجبور کیا ہے۔ مگر جاپان میں ضروری نہیں۔ کہ جنرل ہیاشی کے استعفےٰ کے یہ معنی ہوں۔ بلکہ قرائن ایسے ہیں۔ کہ یہ معنی نہیں۔

اصل میں استعفیٰ کا باعث وزیر جنگ کا وہ قلبی احساس ہے۔ کہ انہوں نے اپنے جلیل القدر عہدہ کے فرائض قابلیت سے ادا نہیں کئے۔ اور اب ان کا فرض ہے۔ کہ خود الگ ہو کر کسی دوسرے کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ جو ان فرائض کو زیادہ کامیابی اور قابلیت سے ادا کرے۔

جاپان کا نیا وزیر جنگ

جنرل ہیاشی کی جگہ جنرل یوشی یوکی کاواشیما کا تقرر عمل میں آئے گا۔ اور آج اس بارہ میں شاہی احکام صادر ہو جائیں گے۔ یہ تقرر جنرل ہیاشی کی سفارش کی بناء پر ہوا ہے۔

نئے وزیر جنگ سے جب پریس کا ایک نمائندہ ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ اور مبارکباد دی۔ تو جنرل کاواشیما نے جواب دیا۔ کہ یہ مبارکباد کہنے کا کونسا موقعہ ہے۔ ہاں اگر جنگ ہو رہی ہو۔ اور میرا بحیثیت سپہ سالار تقرر ہو۔ تو یہ ایک بات ہوتی۔ تاہم ملک کی خدمت جس حیثیت سے بھی کرنے کا موقعہ ملے میں اسی میں خوش ہوں۔ اور پوری تن دہی سے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ نئے وزیر جنگ نے تین شرطوں پر یہ عہدہ قبول کیا ہے۔ اول گورنمنٹ مؤثر اور یقینی تدابیر ایسی اختیار کرے کہ انسٹی ٹیوشنل تھیوری یا اور اسی قسم کے خیالات کا ملک میں خاتمہ ہو جائے۔ اور یہ امر سب لوگوں کے ذہن نشین ہو جائے۔ کہ جاپانی حکومت کا بنیادی پتھر کونسا اصل ہے۔ دوم گورنمنٹ بیرونی اور اندرونی حالات کے پیش نظر ملک کی حفاظت کے لئے تمام وہ تدابیر اختیار کرے۔ جو اختیار کی جانی ضروری ہیں۔ سوم۔ ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ جن لوگوں کے کندھوں پر ملک کی حفاظت کی اہم ذمہ داری ہے۔ ان کو بجٹ کے سلسلہ میں جو دردسری کرنی پڑتی ہے وہ کم ہو جائے۔

جاپان اور چین

چین کے متعلق اس ہفتہ کے دوران میں ایک نہایت اہم خبر یہ شائع ہوئی ہے۔ کہ چینی حکومت نے ایک برٹش فرم سے جو ان مختلف برٹش بنکوں کی نمائندہ ہے۔ جو چین میں کاروبار کرتے ہیں۔ معاہدہ کیا ہے۔ جس کی رو سے برٹش فرم چین کو اپنے ملک میں کان کنی کو ترقی دینے کے لئے فی کان جس کو چین ترقی دینا چاہے ۔۔۔۔۔۔ اچینی سکہ قرض دے گی۔ اس معاہدہ میں یہ ذکر نہیں ہے۔ کہ وہ کانیں جن کو ترقی دینے کے لئے چین قرضہ لے سکتی ہے۔ تعداد میں کتنی ہیں۔ یا کون کونسی ہیں۔ صرف یہ شرط ہے۔ کہ چین جس کان کے لئے قرض لینا چاہے۔ اس کے متعلق برٹش حکومت کے سند یافتہ انجنیر یا انجنیرز اپنا اطمینان کر کے اس کے حق میں رپورٹ کریں۔ اس کے بعد چین سے خبر آئی۔ کہ چینی حکومت نے اس کونسل کو توڑ دیا ہے۔ جو چین اور جاپان کے درمیان طے شدہ معاہدہ ٹانگ کو کی شرائط کی بناء پر معرض وجود میں آئی تھی۔ اور جس کا کام یہ تھا۔ کہ زیر بحث سیاسی معاملات کا تصفیہ کرے۔ جاپان کے نزدیک اس کونسل نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ کیونکہ چینی اور جاپانی تعلقات کی کسی قدر درستی جو اس وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ اس میں کونسل کا بہت دخل تھا۔ اسی لئے اس کونسل کا توڑ دیا جانا جاپانیوں کے نزدیک قابل افسوس ہے۔ اور ہم اس کی دلیل کہ چین جاپان کی سے اپنی دوستی قائم رکھنا چاہتا ہے۔

چینی سفیر متعینہ ٹوکیو چین میں فرلو کاٹ کر واپس آ گیا ہے۔ اور یہ باور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ جنرل چیانگ کیشک اور وانگ چنگ وئی کی واضح اور مکمل ہدایات چین کی جاپانی پالیسی کے متعلق لے کر آیا ہے۔ ان ہدایات میں ایک تو یہ ہے۔ کہ چین مانچوکو کی حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ دوسرے چین کی یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ ٹانگ کو کے عارضی معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے۔ بلکہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سفیر چین یہاں تک کہہ دینے کا مجاز ہو کر آیا ہے۔ کہ چین اور جاپان کے آئندہ تعلقات کا سارا سوال معاہدہ ٹانگ کو کی نظر ثانی پر منحصر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ جاپان اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ چین مانچوکو کو تسلیم کرے۔ اور اس سوال کو اتنی اہمیت دینا چاہتا ہے۔ کہ اس کے چین کے ساتھ آئندہ تعلقات پر جاپان کی اس خواہش کے پورا ہونے یا نہ ہونے کا بہت اثر پڑے گا۔ چین مانچوکو کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے جاپانی مطالبہ کے مقابلہ میں وہ بھی ایک مطالبہ اتنی ہی اہمیت دے کر پیش کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ کسی طرح مانچوکو کو تسلیم کرنے کا سوال نہ اٹھے۔

جاپان اور برطانیہ

کل ۶ ستمبر کو سر فریڈرک لیتھ راس ٹوکیو پہنچنے والے ہیں۔ سر فریڈرک برطانیہ کی طرف سے ماہر اقتصادیات کی حیثیت سے ایک خاص مشن پر چین جا رہے ہیں۔ وہ راستہ میں جاپانی حکومت سے تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے ٹھہریں گے۔ عام طور پر خیال یہ کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا مشن چین میں برطانیہ کی ریلوے پالیسی کے متعلق فیصلہ کرنا ہے۔ اور یہ کہ اس سے ملتا جلتا سوال چین کی کانوں کی ترقی ہے۔ بہرحال یہ مشن خواہ کچھ بھی ہو۔ یہ قطعی طور پر یقینی ہے۔ کہ اس کے اثرات وسیع ہوں گے۔

جاپان میں عام خیال یہ ہے۔ کہ مشرق بعید کی موجودہ حالت ایسی ہے۔ کہ برطانیہ کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وہ جاپان سے بے نیاز ہو کر اور اس کی خواہشات کو پس پشت ڈال کر خود چین میں کوئی معتدبہ حقوق حاصل کرے۔

آل انڈیا نیشنل لیگ کا ایک ضروری اعلان

لیگ کے ممبروں کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ گئی!

الحمد للہ جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات کی تعمیل کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ نیشنل لیگ کے لئے پانچ ہزار ممبر بھرتی کئے جائیں۔ ان مختلف اطلاعات کی بناء پر جو ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ ہم یہ اعلان کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ کہ ذمہ دار اصحاب نے نہ صرف مقررہ تعداد پوری کر دی ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ پیش کر دی ہے۔ اور ابھی یہ درخواستیں موصول ہو رہی ہیں جن لیگوں کی طرف سے الحاق کی درخواست ابھی تک موصول نہیں ہوئی۔ وہ فوراً بھیجکر اپنی اپنی لیگ کا الحاق آل انڈیا نیشنل لیگ سے ۱۰ اکتوبر تک کرالیں۔ اس کے بعد ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمتِ اقدس میں عرض کرینگے۔ کہ ہمیں اجازت دی جائے۔ ہم عملی پروگرام مرتب کرکے اس پر عمل پیرا ہوں۔ اس سے زیادہ تاخیر ہمارے کام کو پیچھے ڈال دے گی۔ جو حالاتِ حاضرہ میں سخت مضر ہے۔ لہٰذا میں امید کرتا ہوں۔ کہ تمام دوست جماعت کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے نہایت سرعت سے اس کارِ خیر میں حصہ لینگے۔

الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں ایک معزز رکن کی مالی خدمات کا ذکر ہو چکا ہے۔ اب شیخ نور احمد صاحب سابق مختارِ عام حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے ایثار کا ذکر کرتے ہیں۔ انہوں نے باوجود سخت مالی مشکلات کے ایک دوکان لیگ کے نام ہبہ کر دی ہے۔ تاکہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف جلد سے جلد عملی کارروائی کی جائے۔

(سیکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ۔ لاہور)

اخبار "سیاست" کے امتحان کی تفصیل

"سیاست" کے اجراء کیلئے امداد کی ضرورت

"سیاست" نے اپنی بست سالہ زندگی میں حکومت کی مہربانی سے جو مصائب جھیلے ہیں۔ ان کی فہرست اس قدر طویل ہے۔ کہ اس کا مختصر بیان بھی اس کو بہت زیادہ طویل بنا دیگا۔ تاہم قارئین کی آگاہی کیلئے کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ سیاست کو جن مصائب سے پالا پڑا۔ وہ صرف قانونِ مطابع کا نتیجہ نہ تھے۔ بلکہ زمانہ جنگ کے قانون تحفظ ہند اور تعزیرات ہند کی ہر مناسب دفعہ اس کے خلاف استعمال کی گئی ہیئے (۱)۔ ۱۹۱۶ء میں مولانا سید حبیب کو چھ ماہ تک نظر بند رکھا گیا۔ اور صدہا روپے کا نقصان ہوا

۲۔ ۱۹۱۸ء میں سیاست پر بروئے قانون تحفظِ ہند سنسر قائم کیا گیا۔ اور اشتہار اور رائٹر کے تار بھی اس سے مستثنےٰ نہ رکھے گئے۔ لیکن سیاست اس وقت بھی زندہ رہا۔ اس وقت اس کا نام "تقاش" تھا۔ اور یہ کلکتہ سے شائع ہوتا تھا۔

۳۔ وزرائے حکومتِ برطانیہ نے پارلیمنٹ میں جو تقریریں کیں۔ "سیاست" کو سنسر نے ان کی اشاعت کی اجازت نہ دی۔ اور ایسے مضمون سنسر کے نوٹ کے سمیت اب تک ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

۴۔ ۱۹۱۷ء میں سیاست سے بروئے قانون مطابع ضمانت طلب ہوئی۔

۵۔ ۱۹۱۸ء میں یہ ضمانت جو ایک ہزار روپے تھی ضبط ہوئی۔

۶۔ اس اخبار کا نام رہبر رکھا گیا۔ لیکن اسکی ضمانت بھی ضبط ہوئی۔ یہ رقم دو ہزار روپے تھی (۷) مولانا سید حبیب مدیر سیاست کو کلکتہ سے معہ عیال خارج کر دیا گیا۔ ۵ ہزار روپے ایجنٹوں کی طرف تھے۔ جو ضائع ہوئے۔ (۸) سید صاحب دوبارہ ۵ ماہ تک نظر بند رہے۔ (۹) سید صاحب نظر بندی کے بعد رہا ہوئے۔ تو انہوں نے لاہور سے سیاست جاری کیا۔ لیکن جاری کرنے سے قبل ان سے ۵۰۰ روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ اور اخبار نکلنے سے پہلے ہی اس مطالبہ کو ایک ہزار اور بعدہٗ دو ہزار بنا دیا گیا۔ (۱۰) مارچ ۱۹۱۹ء میں سید صاحب پر قید عائد کی گئی کہ وہ جلسے نہ کریں جلسوں میں نہ جائیں۔ اور سیاسی مباحث پر کچھ نہ لکھیں۔ (۱۱) اپریل ۱۹۱۹ء کی پہلی تاریخ کو سیاست کا پہلا پرچہ نکلا۔ اور سید صاحب کو دوسرے روز نظر بند کرکے زیر حراست انکے وطن بھیجدیا گیا۔ (۱۲) مارشل لاء کے زمانہ میں سیاست کے موجودہ ایڈیٹر سید عنایت شاہ (سید صاحب کے چھوٹے بھائی) گرفتار ہوئے۔ اور سنٹرل جیل لاہور کے ان آہنی پنجروں میں بند رہے جن میں کھڑا ہونا تو درکنار سیدھے ہو کر بیٹھنا بھی ممکن نہ تھا۔ (۱۳) جولائی ۱۹۱۹ء میں سیاست کا تمام عملہ ادارت گرفتار کر لیا گیا۔ اور انکے ایک رکن ادارت کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی۔ (۱۴) ۱۹۱۹ء میں سیاست پر سنسر قائم ہوا۔ جو باقی صحائف لاہور پر بھی قائم تھا۔ لیکن سب کو جنوری ۱۹۲۰ء میں آزادی مل گئی تاہم سیاست پر یہ قید اپریل ۱۹۲۰ء تک قائم رہی۔ (۱۵) ۱۹۲۱ء کے وسط میں سیاست کی ۵ سو روپے کی ضمانت ضبط ہوئی۔ اور دو ہزار روپے کی ضمانت طلب ہوئی۔ (۱۶) ۱۹۲۱ء میں سیاست کے مضامین کے باعث مولانا سید حبیب صاحب کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تین سال قید سخت کا حکم ہوا۔ (۱۷) فروری ۱۹۲۲ء میں سیاست کی دو ہزار روپے کی تین ضمانتیں ضبط ہوئیں۔ اور عملہ کی تنخواہ وغیرہ کے باعث دو ہزار کا اور نقصان رہا۔ کل نقصان ۸ ہزار ہوا۔ (۱۸) ۱۹۲۲ء میں سید عنایت شاہ صاحب پر قانون مطابع کی رو سے مقدمہ چلا۔ جس میں انکو ایک ماہ قید اور سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ (۱۹) ۱۹۲۲ء میں کانگریس کی رپورٹ پر امرت کا ایک واقعہ "سیاست" میں شائع ہوا۔ جس کی وجہ سے لالہ دینا ناتھ سب انسپکٹر نے سیاست پر پانچ ہزار ایک سو روپے کا دعویٰ کیا۔ ۲ سال تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ ہزارہا روپے خرچ ہوئے۔

۲۰۔ ۱۹۲۳ء میں قصور کی کانگریس کمیٹی کی طرف سے سیاست میں ایک اطلاع شائع ہوئی۔ جس کی وجہ سے لالہ ہرنام داس صاحب تھانیدار نے سیاست پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا۔ اس مقدمہ پر سیاست کے ہزاروں روپے خرچ ہوئے۔ کانگریس کے ہندو سیکرٹری نے محض اسلئے سیاست کے خلاف شہادت دی۔ کہ اس نے ایک ہندو تھانیدار کو نقصان پہنچانا گوارا نہ کیا۔ کئی سو روپے کی ڈگری ہوئی۔ اور سیاست نے وہ رقم ادا کی۔ (۲۱) ۱۹۲۳ء سے لیکر ۱۹۲۸ء تک سیاست پر زیر دفعہ ۲۹۳ تعزیرات ہند کوئی تیس مقدمات قائم ہوئے جنکے جرمانوں کی رقوم کی میزان ہزارہا روپے ہے۔ اور سیاست نے یہ سب بخندہ پیشانی ادا کئے۔ (۲۲) ۱۹۲۵ء میں مولانا سید حبیب کو ہائیکورٹ کی ہتک کے جرم میں ایک ماہ قید اور گیارہ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ (۲۳) ۱۹۲۸ء میں منشی غلام محمد صاحب خادم مینیجر سیاست کو ڈیڑھ سال قید اور ہزار روپے جرمانہ کا حکم ہوا۔ (۲۴) ۱۹۳۰ء میں سیاست پر زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند ۹ مقدمات قائم ہوگئے۔ اور ۹ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی۔ (۲۵) ۱۹۲۶ء میں مولانا سید حبیب اور انکے بھائی سید عنایت شاہ اور انکے آدمیوں پر ۲۳ مقدمات چلے جن پر ہزارہا روپے خرچ ہوئے۔ (۲۶) اسی سنہ میں سید صاحب اور انکے بھائی کو زیر دفعہ ۳۵۳ دو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ (۲۷) اسی سنہ میں انکو زیر دفعہ ۵۰۱ علی الترتیب ۳ اور ایک ماہ قید اور تین تین سو روپے جرمانہ کا حکم ہوا۔ (۲۸) اسی سنہ میں ان دونوں بھائیوں کو ۱۴۴ الف کے ماتحت دو دو ماہ قید اور دو دو سو روپے جرمانہ کا حکم ہوا۔ (۲۹) ۱۹۲۹ء میں سیاست پر پھر زیر دفعہ ۲۹۲ مقدمہ چلا جس میں ناشر و طابع کو نو سو روپے جرمانہ کی سزا ملی (۳۰) ۱۹۲۷ء میں تھانیدار محمد اعظم نے مدیر سیاست پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا۔ جسکی وجہ سے منشی محمد الدین صاحب کو تین سو روپے جرمانہ ہوا۔ (۳۱) ۱۹۳۴ء میں سیاست سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب ہوئی (۳۲) آجکل میں سیاست کو دو ہزار روپے بطور ضمانت جمع کرانا ہیں (۳۳) "سیاست" کے مالک و محرر خصوصی فدائے ملت مولانا سید حبیب شاہ صاحب آجکل منٹگمری میں نظر بند ہیں۔

مندرجہ بالا کوائف سے ظاہر ہے کہ معزز معاصر "سیاست" اس وقت تک قوم اور ملک کی خدمت گذاری میں نہایت شاندار خدمات سرانجام دے چکا ہے۔ اور اس راہ میں ہر افتاد اور ہر تکلیف کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتا چلا آ رہا ہے۔ ایسے جانباز اور خدمت گذار اخبار کا ایسے وقت میں جبکہ مسلمان نہایت نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ بیرونی معاندین کے علاوہ اندرونی غدار بھی اس کی بربادی کے لئے کوشاں ہیں۔ ایک دن کیلئے بند ہونا بھی سخت نقصان دہ اور مسلمانوں کے لئے باعث ندامت ہے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ مولانا سید حبیب نظر بند ہیں۔ اور سیاست کی اس مصیبت کا مقابلہ کرنے سے بالکل معذور ہیں اس وقت معاصر "سیاست" کی امداد کرنا اور اسکے رستہ سے ضمانت کے روڑے کو ہٹانیکی کوشش کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

احرار تبلیغ کانفرنس بھیرہ کی حقیقت

میاں محمد رحیم صاحب اور بھیرہ کے احراری پراچوں کے نام کھلی چٹھی

چند روز سے اخبار "مجاھد" میں احرار تبلیغ کانفرنس کی "زبردست کامیابی" کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کامیابی کا معیار وہ بدترین۔ حیا سوز۔ اشتعال انگیز اور خلاف قانون گالیاں تھیں۔ جو دو روزہ طویل اجلاس میں کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اور تمام احمدیوں کو دی گئیں اور جن کو احمدیت کے بدترین مخالفین نے بھی سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ ایسی خلاف انسانیت بکواس کا ہم کیا جواب دیتے؟ اگر گالیوں کی بجائے قرآن احادیث یا احمدیہ لٹریچر سے کوئی بات احمدیت کے خلاف پیش کی جاتی یا کوئی سید تصدق حسین یا کوئی محمد رحیم انہیں شائع کرنے کی ہمت کرتے تو ہم جواب دیتے۔ کانفرنس کے بانی احرار کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا مصداق بن کر سہارا دینے والے پراچوں نے بھی اپنے جدید مرشدین احرار سے گالیوں کے سوا اور کیا سبق سیکھا دین کے ان ستونوں کی علمی کیفیت یہ ہے کہ خاکسار جیسا احمدیت کا ایک نہایت ادنیٰ خادم لڑکا ان کے ایک معمر لیڈر۔ مولوی ظہور صاحب کے خاص الخاص خلیفہ مولوی محمد رحیم صاحب پراچہ بابلی کو (جن سے اب بھی بوجہ رشتہ داری میرے اچھے تعلقات ہیں۔ اور جن کا دعویٰ ہے کہ انہیں احمدیہ لٹریچر اور دیگر اسلامی کتب پر کافی عبور حاصل ہے) مباحثہ کے لئے کئی مرتبہ دعوت دے چکا ہے لیکن وہ دم بخود ہیں۔ مباحثہ انہیں کی پیش کردہ شرائط وعدوں اور ایک رقعہ کے مطابق وفات حضرت مسیح علیہ السلام اس کے بعد اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر ہونا قرار پایا تھا۔ کئی خطوط لکھنے کے بعد بندہ نے ایک "کھلی چٹھی" کے ذریعہ صرف ان کو نہیں۔ بلکہ بھیرہ کے تمام جدید احراری پراچوں کو چیلنج دیا کہ اگر تم میں ذرا بھی ہمت ہے تو میدان میں دلائل پیش کرو۔ مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اب اسے شائع کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین پر واضح ہو جائے کہ کانفرنس کی حقیقت کیا تھی۔ اس کے منعقد کرانے والوں کو اپنی صداقت پر کس حد تک یقین ہے۔ اور ان کی علمی لیاقت کس قدر ہے۔

تجربات اور مشاہدات نے انصاف پسند طبقہ پر بارہا ثابت کر دیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کی صداقت لڑائی کرنے اور مخالفین کو زیر کرنے کے لئے تیر تفنگ گولہ بارود۔ توپ بندوق اور پستول کی قسم کے ہتھیار۔ جلوس کی ننگی تلواریں۔ زیورات سے آراستہ گھوڑے۔ گالیوں سے پُر اردو و پنجابی نظمیں بدزبانیوں سے بھری ہوئی تقریریں نہیں۔ بلکہ قرآن مجید اور احادیث کے دلائل کی زبردست مشین گن ہے جس کی گولیاں دلائل کی شکل میں نمودار ہو کر سب دنیاوی ہتھیاروں پر غلبہ حاصل کرنے کی طاقت رکھتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے احمدیت کی ترقی کی۔ دشمن ان روحانی گولیوں کے سامنے آنے سے خائف ہے

بھائی صاحب آپ کو یہ تو بخوبی یاد ہوگا کہ باوجود آخری اور فیصلہ کن وعدہ کے آپ نے ایک۔ دو۔ تین نہیں بلکہ چار مرتبہ مناظرہ کو التوا میں ڈال کر سخت وعدہ خلافی سے کام لیا۔ کئی دفعہ میں نے صرف زبانی ہی نہیں بلکہ متعدد رقعہ جات کے ذریعہ آپ کو توجہ دلائی۔ لیکن آپ کے کان پر جوں تک نہ رینگی اور ٹس سے مس نہ ہوئے تبلیغ کانفرنس کو ختم ہوئے بھی نصف ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ اب تو یقیناً آپ کے پاس دلائل کا ذخیرہ بہت زیادہ مقدار میں جمع ہو چکا ہوگا۔ اس کے باوجود وعدوں کو قطعی طور پر نظر انداز کرنے کی وجہ آخر کیا ہے؟ آپ نے اپنی کانفرنس میں یہ سنا تھا۔ کہ ؎

"امیر شریعت" دی باہاں پھڑ کے

پھر کیوں رہیئے اسی کسے تو ڈر کے

یعنی "امیر شریعت" کا بازو پکڑنے کے بعد کسی قسم کے مقابلہ سے جی چرانا احرار کا کام نہیں۔ لیکن آپ پھر بھی بے حس و حرکت ہیں۔ ایک شخص سے آپ نے کہا "نہ وہ مانیں گے نہ ہی ہم تسلیم کریں گے پھر الجھن میں پڑنا فضول ہے" کیا یہی آپ کی تبلیغ ہے؟ میرے پیغام کے جواب میں ایک صاحب سے آپ نے بد امنی کے خوف کا بھی اظہار کیا۔ مگر جلوس کی ننگی تلواریں۔ اشتعال انگیز اشعار۔ گندی گالیاں جلسہ میں ہزار ہا لوگوں کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے کی خاطر ان کی مقدس ترین ہستیوں کو حیا سوز الفاظ سے یاد کرانا تو آپ کے نزدیک باعث امن تھا۔ اور تبادلہ خیالات باعث بد امنی ہے۔ ایسے تباہ کن اور دائمی منافرت پھیلانے والے خطرہ کو خود دعوت دینے۔ مگر تبادلہ خیالات کے موقعہ پر بد امنی کا خطرہ ظاہر کرنے کا مقصد سوائے فرار کے اور کچھ نہیں۔

کانفرنس میں ہم پر یہ الزام لگایا گیا کہ قرآن کریم کی آیات کو آگے پیچھے سے کاٹ کر پیش کرتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ کانفرنس کی طویل کارروائی کے دوران میں اس قسم کی کوئی ایک آیت یا اس کا کٹا ہوا اگلا یا پچھلا ٹکڑا پیش کرنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی گئی۔ اب ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ ہمیں وہ آیات سناؤ۔ اگر آپ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ تو شروع سے آخر تک وہ تمام دلائل پیش کر دینا جو کانفرنس میں "کثرت کے ساتھ" ہمارے خلاف قرآن۔ حدیث اور ہماری کتابوں سے دئے گئے۔ آیات خودبخود آ جائیں گی۔

آخر میں اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ اب یہ کڑوا گھونٹ بہر صورت آپ کو پینا پڑے گا۔ تبلیغ کی ہدایت پر عمل کرنا آپ کا فرض اولیں ہے (کیونکہ آپ کانفرنس کے روح رواں تھے) میرے ساتھ وعدہ بھی پورا ہو جائے گا۔ قرآن مجید میں آیت ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین پکار کر حکم دے رہی ہے کہ اگر تم سچائی کے دعویدار ہو تو سچائی کی دلیلیں پیش کرو۔ ورنہ تمہارے دعوے غلط ہیں۔ اس خدائی حکم کو قبول کر کے آپ میری التجا کو منظور کریں۔ میں یہ بھی کہے دیتا ہوں۔ کہ ہماری قوم اور محلہ کے ہر فرد بشر کے لئے انہی شرائط کے ماتحت میری یہ دعوت یکساں ہے۔ علاوہ آپ کے اور بھی کوئی میدان میں نکلنے کی جرأت کرے۔ اب اگر آپ دنوں ہفتوں اور مہینوں کی مہلت طلب فرمائیں گے تو کسی منصف مزاج انسان کے نزدیک قابل قبول نہ ہوگی۔ ہاں چند گھنٹوں کی مہلت آپ کو ضرور دے سکتا ہوں۔ آپ جب ارادہ کریں بے شک مجھے چند منٹوں کا نوٹس دیں۔ میں ہر وقت تیار ہوں۔

خاکسار:۔ محمد اقبال پراچہ بابلی بھیرہ

امداد دہندگان تعمیر مسجد دارالسعۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد دارالسعۃ کی تعمیر کا انتظام ہو رہا ہے ستمبر کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ کام شروع کر دیا جائے گا جن احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ دوسرے دوستوں کے لئے تحریک کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بیش از بیش اپنا فضل نازل فرمائے۔

سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب ۵۰ عہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ۲ے خانصاحب برکت علی صاحب ۵عہ چوہدری حاکم علی صاحب عہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب عہ غلام محمد صاحب ٹیلر عہ محمد شریف صاحب گجراتی عہ چوہدری کرم الدین صاحب عہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب عہ سید منظور علی شاہ صاحب عہ حکیم احمد الدین صاحب ۲ے پیر منظور محمد صاحب عہ سردار شاہ صاحب ۲ے شیخ ولی محمد صاحب عہ قاضی بشیر احمد صاحب عہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۵عہ مولوی فخر الدین صاحب عہ پیر رشید احمد صاحب ارشد عہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی معہ متعلقین ۶عہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم ۸ مرزا عبدالغنی صاحب عہ اہلیہ صاحبہ عبدالرحمٰن صاحب پارہ چنار للعہ اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب پارہ چنار ۱۵ برکت علی صاحب بنگل عہ شیخ غلام حسن صاحب عہ چوہدری

آل انڈیا نیشنل لیگ کے احکام کے مطابق یوم مسجد شہید گنج کس طرح منایا گیا

مختلف مقامات کی نیشنل لیگوں کی طرف سے یوم مسجد شہید گنج منانے کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:-

گوجرانوالہ

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کے حکم کے ماتحت ۲۰ ستمبر۔ نیشنل لیگ گوجرانوالہ کے زیر اہتمام مسجد شہید گنج کے الم ناک واقعہ کے متعلق صدا ئے احتجاج بلند کرنے کے لئے یوم احتجاج پوری سرگرمی کے ساتھ منایا گیا۔ مکانوں اور دکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائی گئیں۔ مسجد احمدیہ میں ایک سیاہ جھنڈا نصب کیا گیا۔ تمام لوگوں کے سینوں اور بازوؤں پر بھی سیاہ نشان لگے ہوئے تھے۔ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق متفقہ طور پر ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ عبدالرحمٰن اسسٹنٹ سیکرٹری نیشنل لیگ گوجرانوالہ

بالاکوٹ

۲۰ ستمبر۔ حسب الحکم صدر آل انڈیا نیشنل لیگ یوم مسجد شہید گنج منایا گیا۔ سیاہ جھنڈیوں سیاہ نشانوں کے ساتھ ایک جلوس بھی نکالا گیا۔

پریذیڈنٹ نیشنل لیگ بالاکوٹ ضلع ہزارہ

کڑیال

بحکم صدر آل انڈیا نیشنل لیگ۔ ۲۰ ستمبر یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جلوس نکالا گیا۔ بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ہر فرقے کے لوگ شامل ہوئے۔ اور مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

(نامہ نگار)

کلانور

۲۰ ستمبر۔ کلانور کے احمدی اور بعض غیر احمدی احباب نے یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جلوس نکالا۔ جلوس سیاہ جھنڈیاں لئے ہوئے تمام بازاروں اور محلوں میں سے گذرتا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتا ہوا اعلیٰ والی مسجد میں پہنچا۔ جہاں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے متعلق چند ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

خاکسار:۔ مبارک بیگ

ڈیرہ غازی خان

عیدگاہ شہر میں ہر ایک فرقہ کے لوگوں کا ایک اجتماع یوم مسجد شہید گنج منانے کے لئے ہوا۔ حاضری تین صد کے قریب تھی۔ ملک عزیز محمد صاحب وکیل پریذیڈنٹ نیشنل لیگ ڈیرہ غازیخان جلسہ کے صدر منتخب کئے گئے۔ صدر موصوف نے مسجد شہید گنج کی مختصر سی تاریخ بیان کرتے ہوئے مسجد کے انہدام کے متعلق حالات کا ذکر کیا۔ جس کے سننے سے حاضرین جلسہ بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد چند ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ جو اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ نامہ نگار

ڈیربانوالہ

۲۰ ستمبر۔ مسلمانان ڈیربانوالہ نے بسلسلہ یوم مسجد شہید گنج جلوس نکالا۔ جلوس میں بہت سے لوگ شامل ہوئے۔ ساڑھے آٹھ بجے شام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کے انہدام پر مختلف اصحاب نے اپنے جذبات غم واندوہ کا اظہار کیا۔ اور مسجد شہید گنج کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کی آمادگی ظاہر کی۔

سیکرٹری نیشنل لیگ ڈیربانوالہ تحصیل نارووال

ملتان

۲۰ ستمبر۔ حسب الحکم صدر آل انڈیا نیشنل لیگ۔ نیشنل لیگ ملتان نے یوم مسجد شہید گنج منایا۔ تمام احباب نے سینوں اور بازوؤں پر سیاہ نشان لگائے اور مکانوں پر سیاہ جھنڈے نصب کئے۔ بعد نماز جمعہ مسلمانان شہر نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا جلوس کے اختتام پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے متعلق چند ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ احرار نے علیحدہ جلسہ کا اعلان کیا تھا۔ وہ مسلمانوں کے جلوس میں شامل نہیں ہوئے۔ ان کا جلسہ بالکل بے رونق اور معدودے چند آدمیوں پر مشتمل تھا۔

سکرٹری نیشنل لیگ ملتان شہر

شاہ مسکین

۲۰ ستمبر۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور کے حکم کے مطابق نیشنل لیگ شاہ مسکین نے یوم مسجد شہید گنج منایا۔ تمام احباب نے اپنے بازوؤں پر سیاہ نشانات لگائے اور بعد نماز جمعہ مسجد کی بازیابی کے لئے دعا کی گئی۔ پریذیڈنٹ نیشنل لیگ شاہ مسکین

محمود آباد فارم (سندھ)

۲۰ ستمبر۔ حسب ہدایت صدر آل انڈیا نیشنل لیگ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مقامی نیشنل لیگ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں قراردادوں کے ذریعہ حکومت پنجاب سے استدعا کی گئی۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کو واگذار کر کے مسلمانان ہند کے زخمی قلوب کے اندمال کا خاطر خواہ انتظام کرے۔

خاکسار:۔ محمد شریف، قائم مقام سکرٹری

دھرم کوٹ بگہ

بموجب حکم صدر آل انڈیا نیشنل لیگ۔ نیشنل لیگ دھرم کوٹ بگہ نے یوم مسجد شہید گنج منایا۔ جلسہ گاہ سیاہ جھنڈوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اجلاس زیر صدارت شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر منعقد ہوا۔ بہت سے غیر احمدی اصحاب بھی شامل جلسہ ہوئے۔ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جو باتفاق آراء منظور ہوئی۔

سکرٹری نیشنل لیگ، دھرم کوٹ بگہ

آنبہ۔ کالیہ۔ مہاندیوی

۲۰ ستمبر۔ مسلمانان موضع آنبہ کالیہ مہاندیوی نے یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مسجد کی بازیابی کے متعلق چند ریزولیوشن باتفاق آراء پاس کئے گئے۔

نامہ نگار

گوئینکی

۲۰ ستمبر۔ نیشنل لیگ گوئینکی کے زیر اہتمام سیاہ جھنڈیوں اور سیاہ نشانوں کے ساتھ ایک جلوس نکالا گیا۔ جس میں ہر طبقہ کے مسلمان شریک ہوئے۔ جلوس تمام دیہہ کے گرد چکر لگا اور نعرے لگاتا ہوا اڈہ محلہ غربی میں ختم ہوا۔ جلوس کے اختتام پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن پیش ہوئے۔ جو باتفاق آراء منظور کئے گئے۔ قریشی محمد عالم از گوئینکی

محبوب نگر

۲۰ ستمبر۔ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کے حکم کے ماتحت یوم مسجد شہید گنج منایا گیا اور انہدام مسجد کے مذموم فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور مسجد کی بازیابی کے لئے چند ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ سکرٹری نیشنل لیگ ضلع محبوب نگر

دہلی

۲۰ ستمبر۔ حسب الحکم صدر آل انڈیا نیشنل لیگ یوم مسجد شہید گنج نہایت جوش کے ساتھ منایا گیا۔ نیشنل لیگ دہلی کے تمام اراکین اپنے شانوں پر سیاہ نشان لگائے ہوئے تھے۔ نیشنل لیگ کے دفتر پر بھی ایک سیاہ جھنڈا نصب کیا گیا۔ بعد نماز جمعہ پریذیڈنٹ نیشنل لیگ دہلی کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اسیران مسجد شہید گنج کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور مسجد کی بازیابی کے متعلق باتفاق آراء ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

خاکسار۔ سکرٹری نیشنل لیگ دہلی

ضروری درخواست

میاں محمد حیات نقیب مسجد احمدیہ لاہور نے ایک ڈبہ جس میں دو ترکی ٹوپیاں اور ایک بوٹ فلیکس قریباً ۱/۲ ماہ ہوا ایک احمدی دوست کو میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن کے گھر قادیان میں پہنچانے کے لئے دیا تھا۔ مگر یہ اشیاء "تاحال نہیں پہنچیں۔ مہربانی فرما کر وہ دوست جلدی یہ اشیاء اختر صاحب کو پہنچا دیں۔

رام سکھداس کالج فیروزپور شہر میں داخلہ

تھرڈ ایر میں داخل ہونیوالے غریب طلبا کو مفید مشورہ

پنجاب میں صرف رام سکھداس کالج فیروزپور ہی ایک ایسا کالج ہے۔ جہاں اخراجات بہت کم۔ اور نتائج نہایت ہی شاندار رہتے ہیں۔ چنانچہ امسال بی۔ اے کے امتحان میں اس کالج کا ایک طالب علم پنجاب یونیورسٹی میں سیکنڈ رہا۔ ایف اے کے نتائج بھی نہایت شاندار تھے۔ سٹاف چیدہ ہے۔ خصوصاً پرنسپل صاحب مسٹر بی۔ دی کنل ایک نہایت قابل منتظم فیاض اور ہردلعزیز ہستی ہیں۔ اسی طرح انگلش پروفیسر صاحبان ایس۔ پی کنل اور نند کشور صاحب بھی قابلِ تعریف ہیں کالج کی بلڈنگ کھلی فضا میں واقع ہے۔ جس کے ساتھ ہی ہوسٹل ہے جہاں کا خرچ پانچ روپے ماہوار سے زیادہ نہیں۔ طلبا کے لئے بجلی کی روشنی کا اچھا انتظام ہے۔ غریب طلباء کو بہت سی رعایات دی جاتی ہیں۔ تھرڈ ایر کا داخلہ کالج کھلتے ہی ۳۰ ستمبر کو شروع ہو جائے گا۔ غریب طلبا کے لئے سنہری موقعہ ہے۔

(ایک خیر خواہ)

اسلامی بھائیوں کی دوکان (رجسٹرڈ)

سکھوں کے مقابلہ میں

صاحبان! ہم نے سکھوں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان واقع کشمیری بازار لاہور میں کھول رکھی ہے جس میں ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کے عطریات۔ روغنیات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

چنن آملہ ہیئر آئل:- یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصولوں سے تیار کیا گیا ہے۔ بالوں کو سیاہ چمکدار نرم خشکی کو دور کرنیکے علاوہ گرتے بالوں کو بچاتا ہے۔ قیمت فی سیر چار روپیہ آدھا تولہ ۱۲ / بوتل ۱۲ / نمونہ کی شیشی ۴ /

گلزار سینٹ فلاور:- سولہ خوشبوؤں کا مجموعہ جو منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو بدلتا ہے۔ کئی روز تک خوشبو قائم رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ / شیشی کلاں ۱۲ / شیشی خورد ۴ / آرڈر آنے پر فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ طلب کرنے پر فہرست کارخانہ مفت ارسال کی جاتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس سے طلب کریں:

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور

اب نئے گرم کوٹ سلانے کی ضرورت نہیں رہی

بیوپاریوں کے لئے زریں موقعہ

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کے تھوک مال کے خریداروں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہمارا خاص الخاص مال آپ کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا یہ مال حال ہی میں ولایت سے آیا ہے۔ اس کا کپڑا۔ سلائی اور بناوٹ ایسی ہے۔ کہ پہنا ہوا سیکنڈ ہینڈ معلوم ہی نہیں۔ اسلئے ہاتھوں ہاتھ بکتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا بھی ہر قسم کا اچھا۔ تازہ اور عمدہ مال موجود ہے۔ نرخنامہ فوراً طلب کریں:

مینجر دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی۔ بنکل روڈ۔ کراچی

ایک روپیہ کا مال دس آنے میں

DENTALINE -/8/- میلے کچیلے اور ہلتے جلتے دانتوں کو صاف اور موتیوں کی طرح چمکانے والی اکسیر قیمت ۸ / ڈنٹلین

FINTA TIOLET SOAP -/2/- نہایت عمدہ اور خوشبودار۔ حسن اور خوبصورتی کو دوبالا کرنے والا صابن قیمت ۲ /

DENTALINE PROPHOLACTIO BRUSH. -/6/- بہت عمدہ ولایتی بنا ہوا پروفولیکٹک شیپ کا برش۔ قیمت ۶ /

ان تینوں چیزوں کا اکٹھا صرف آپ کو دس آنے میں ہر ایک جنرل مرچنٹ سے ملے گا:

سول ایجنٹ:- بیلی رام اینڈ برادرس انارکلی۔ لاہور

ضرورت رشتہ

ایک احمدی لڑکی کیلئے جو کہ تعلیم یافتہ پابند صوم و صلوٰۃ اور امور خانہ داری میں ماہر ہے رشتہ مطلوب ہے۔ احباب بپتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ م۔ معرفت الفضل قادیان

روغن آملہ و چنبیلی

مولسری۔ کرنا اور گلاب ہم نے خاص طور پر قیمتی ادویہ سے تیار کئے ہیں۔ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ ان میں وائٹ آئیل یا کسی ایسی ہی فضول چیز کی ہرگز ملاوٹ نہ ہوگی۔ یہ روغن علاوہ اپنی بھینی بھینی خوشبو کے بالوں کو لمبا کرنے ملائم رکھنے میں بہترین مفید ثابت ہوں گے۔ کمزوری دماغ بال گرنے اور سکری وغیرہ کو بھی فائدہ ہوگا ایک بار تجربہ کریں۔

قیمت فی شیشی ۶ اونس ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال امین آباد

محافظِ جنین

حبّ اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں - مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست - قے - پچیش - سوکڑا - ڈبیلی یا نمونیہ - ام الصبیان - پرچھاواں یا سوکھا - بدن پر پھوڑے پھنسی - چھالے خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا - اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں - جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے - اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے - حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا - اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلقِ خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین - خوبصورت - تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حبِّ اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ عہ؁ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے - یکدم منگوانے پر للعہ روپیہ علاوہ محصولڈاک ؛

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحّت قادیان

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو - تو وہ کیا کرے ؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو - تو

ذیابطیس استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہو گئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں) **تو وہ**

نیو لائف گولیاں استعمال کریں - جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں ؛

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر - امرتسر چوک بابا اٹل

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا - کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جواں مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے - نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے - ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے - مثلاً فالج - پسلی کا درد - پیشاب کا جلن سب آپ کا اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام ہو گیا - آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں - اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے - آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے - ان کے اثرات اس تعریف سے بھی انتہا بلند ہیں "

جناب ڈاکٹر سیّد رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی - انہوں نے آپ سے منگوا کر اس کا استعمال کیا - میں اسکے نتیجہ کا منتظر تھا - کل ہی انکا خط ملا - وہ نہایت خوشی سے اس کا اظہار کرتے ہیں - کہ انہیں اکسیر البدن سے بیحد فائدہ ہوا - میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں - براہ کرم ایک شیشی اکسیر البدن اور بذریعہ وی - پی بھیجکر مشکور فرمائیں "

جناب شیخ فخرالدین صاحب ہزاری زمیندار کورانی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں - کہ

"ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا - لہذا ایک شیشی اور بذریعہ وی - پی جلد بھیجدیں "

ملنے کا پتہ: **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ

ماہوار منافع حاصل کیجیے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے - علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز - بیلنے جات - انگریزی ہل - چاف کٹرز - بادام روغن - سیویاں - قیمے اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری با تصویر فہرست مفت طلب کیجئے - اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم - اے رشید اینڈ سنز انجینئرز - بٹالہ (پنجاب)

الفضل کی کتابت "شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ" سے کی جاتی ہے -

شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی (رجسٹرڈ) جالندھر شہر - پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے - جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں - بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے - اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے ؛ قیمت معہ محصولڈاک عہ؁ صرف

مینیجر شفاخانہ دلپذیر - قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ ایک امریکن بوڑھو آکسر ولیمن اشخاص کو جو بلا لائسنس اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے تھے۔ ہندوستان سے نکل جانے کا حکم صادر ہوا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) "ڈیلی ایکسپریس" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو ہندوستان پہنچ کر مسٹر گاندھی اور دیگر سرکردہ لیڈروں سے ملاقات کریں گے ملاقات کی غرض یہ ہوگی۔ کہ نئے دستور اساسی کے لئے کانگرس کا تعاون حاصل کیا جائے۔

شملہ ۲۷ ستمبر۔ آج کونسل اوف سٹیٹ میں صدر نے کریمنل ملا ر امینڈمنٹ بل کی تمام دفعات کو ایک ایک کر کے ہاؤس کے سامنے رکھا۔ لیکن کسی ممبر نے ان کی مخالفت نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بل بغیر مخالفت کے پاس ہوگیا۔

روم ۔ ۲۸ ستمبر۔ آج اطالوی کابینہ کے اجلاس کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ اٹلی اس وقت تک لیگ سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ جب تک کہ لیگ ان تمام کارروائیوں کی جو اٹلی کے مفاد کے منافی ہیں۔ ذمہ وار نہیں ہوگی۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ فقیر علی ملنگ بالائی مہمند علاقہ میں لشکر جمع کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اسے اپنی کوشش میں کامیابی نہیں ہوئی۔

شملہ ۲۷ ستمبر۔ مرکزی کونسل کے مسلمان ممبران کا ایک وفد وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک طویل عرضداشت پیش کی۔ عرضداشت میں اور باتوں کے علاوہ یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ معاملہ مسجد شہید گنج تمام اسلامیان عالم کی توجہ کو مبذول کر رہا ہے اور اس کے لئے مسلم قوم کی بہت سی جماعتیں اعلیٰ قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ممبران کونسل کی خواہش ہے۔ کہ اس معاملہ کا دوستانہ طور پر فیصلہ ہو جائے۔ نیز اس میں اسیران کی رہائی اور مسجد کی واگذاری کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

پیرس ۲۸ ستمبر۔ نہر سویز کمپنی نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ ڈائرکٹروں کے اجلاس مورخہ ۱۶ اکتوبر میں نہر سویز بند کرنے کا سوال شامل ایجنڈا ہوگا۔ کیونکہ معاہدہ ۱۸۸۸ء کی رو سے نہر سویز جنگ یا صلح کے زمانہ میں تجارتی اغراض کے لئے ہمیشہ کھلی رہنی چاہیئے۔

شملہ ۲۸ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اگرچہ تمام پنجاب میں تلوار بلا لائسنس رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن حکومت پنجاب کے نئے اعلان سے یہ مطلب نکالنا کسی طرح درست نہیں۔ کہ شمشیر سازی اور اس کی فروخت کے متعلق بھی پہلے فیصلے میں کسی قسم کی تبدیلی عمل میں آئی ہے۔ تلواریں بنانے اور فروخت کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے۔

لاہور ۔ ۲۸ ستمبر۔ پرسوں شب لاہور میں خطرناک صورت حالات پیدا ہو گئی جبکہ چوہٹہ مفتی باقر میں سکھوں نے مسجد کے قریب گوردوارہ میں اذان اور نماز کے وقت ڈھول اور چھینے بجانے شروع کر دیئے۔ اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کی پولیس نے خطرہ محسوس کرتے ہوئے محذوش جگہ پر پولیس مقرر کر دی۔

الور ۲۷ ستمبر۔ کرنل اوگلوی ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے اعلان کیا ہے کہ ریاست الور کو قرضہ سے نجات دلانے کی تجویز اس امر کی متقاضی ہے کہ ریاست پر حکومت کا قبضہ کم از کم پندرہ سال تک جاری رہے۔ اس لئے اس عرصہ کے درمیان مہاراجہ کی الور میں مراجعت مشکل ہے۔

امرتسر ۲۸ ستمبر۔ اخبار احسان بسم تمبر لکھتا ہے۔ کہ مسجد خیر الدین میں انجمن نوجوانان اسلام نے جلسہ منعقد کرنے کا اعلان کیا مگر ایک شخص نماز کے بعد احرار کی مدح سرائی میں ایک پنجابی نظم پڑھنے لگا۔ اس میں جب مولوی ظفر علی خان صاحب کو غدار کہا گیا۔ تو ایک شخص نے اٹھ کر کہا "احرار غدار ہیں ظفر علی خاں غدار نہیں" اس پر جلسہ میں گڑبڑ مچ گئی۔ احرار اور مخالفین احرار میں دھینگا مشتی اور گھونسہ بازی ہونے لگی اور کم و بیش نصف گھنٹہ تک گھمسان کا معرکہ رہا۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ ایام دسہرہ میں امن قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ کوئی شخص تلوار یا لاٹھی لے کر نہ چلے۔

لاہور ۲۹ ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے اسمبلی کے مسلم ارکان کی طرف سے وائسرائے کی خدمت میں عرضداشت پیش کئے جانے پر ایک بیان اخبارات کے نام دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کوئی قیمت اور کوئی خیال شہید گنج کی زمین سے سکھوں کو دستبردار ہونے کی ترغیب نہیں دے سکتا۔

کراچی ۲۸ ستمبر۔ موضع کہران میں ایک درجن ڈاکوؤں اور دیہاتیوں کے درمیان سخت تصادم ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ۲ دیہاتی مجروح ہوئے۔ ڈاکوؤں کا یہ گروہ جیل سے بھاگا ہوا یقین کیا جاتا ہے۔

الہ آباد ۲۸ ستمبر۔ یہاں رام لیلا کے جھگڑے نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ ڈی۔ ایس۔ پی کے زیر سرکردگی رام مندر کے اردگرد لاٹھی پولیس تعین کر دی گئی۔ پولیس نے دو لڑکوں کو جو مندر سے گھوڑوں کا جلوس نکالنے کی کوشش کر رہے تھے گرفتار کر لیا لوگوں کا بھاری ہجوم جمع ہے اور حالات خطرناک ہو رہے ہیں۔

روم ۲۸ ستمبر۔ پیرس کے ایک اخبار کے نامہ نگار مقیم روم کو ملاقات کے دوران میں سائینور موسولینی نے کہا میں نے معاملہ کے ہر ایک پہلو پر غور کر لیا ہے اٹلی کے بیس لاکھ فرزندان ابی سینیا کی مہم میں مرنے کے لئے تیار ہیں۔ امن اور موت کے انتخاب میں میں امن پر موت کو ترجیح دوں گا۔

پیرس ۲۸ ستمبر۔ فرانس کا ایک اور اخبار لکھتا ہے۔ کہ کوئی چیز اٹلی کو اڈوا کی شکست کا انتقام لینے سے روک نہیں سکتی۔ اور صلح کے لئے بات چیت کا موزوں وقت جنگ شروع ہونے کے بعد ہوگا۔

ٹوکیو ۲۸ ستمبر۔ جاپان میں طوفان کی شدید تباہ کاریوں کی تفاصیل منظر عام پر آئی ہیں کہ تقریباً ۳۰۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔ دو سو گم ہوئے ۸۰ ہزار مکان تباہ ہوئے

شملہ ۲۸ ستمبر۔ انڈین ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کے صدر اور سکرٹری شملہ پہنچ گئے ہیں دیگر ممبر کل پہنچ جائیں گے۔ اور سب سے پہلے پنجاب کا معاملہ ہاتھ میں لیا جائے گا۔

انبالہ ۲۸ ستمبر۔ سید غلام بھیک نیرنگ ایم ایل اے نے حصول طلاق میں مسلمان خواتین کو قانونی سہولت دلانے اور اس طرح انہیں الحاد کے پنجہ سے بچانے کی غرض سے بعد استصواب آراء ایک مسودہ قانون تیار کیا ہے جو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ مسودہ کی دفعات عنقریب شائع کی جائیں گی۔

لدھیانہ ۲۸ ستمبر۔ اخبار "ایسٹرن ٹائمز" ۲۹ ستمبر رقمطراز ہے۔ ۲۴ ستمبر مجلس احرار کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی حبیب الرحمن صاحب نے تقریر کی۔ جونہی اس نے پیر سید جماعت علی شاہ کے خلاف بولنا شروع کیا۔ لوگوں نے "احرار مردہ باد" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ مولوی صاحب نے تقریر جاری رکھنے کی کوشش کی لیکن حاضرین نے تقریر سننے سے انکار کر دیا چند احراری رضاکاروں نے ایک نوجوان کو جو احرار کے خلاف نعرے لگا رہا تھا زدوکوب کیا۔ صدر کو جلسہ نا ہموار دیکھ جانے کی وجہ سے جلسہ برخواست کرنا پڑا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی